

فن شاعری

ظهور احمد

NAZIRIA

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُطَبَّعَ عَمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ لِكُلِّ شَيْءٍ

نمبر ۲۷

دین و حکومت

میرزا جواد احمدی

برنیج بن سلطنت

باہتمام

کارپردازان تحریکی بکٹھلو؛

مطبعہ تحریک پرنگ فرسو ہلی

بازرو ۱۹۲۹ء قیمت (۱۸)

الْمَصْرُوفَةُ الشَّعْرِيَّةُ الْجَانِبِيَّةُ

شاعر

١٩٢٩

از سید خورمود مدیر "تجلی" دصلی

۲

فہرست مضمون

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲	ترجع بند	۵	فن شاعری
۱۲	ترکیب بند	۷	استاد کی ضرورت
۱۲	مسس	،	استاد کیسا ہونا چاہئے
۱۲	نحس	،	اصلاح حاصل کرنے کا طریقہ
۱۳	ستزاد	۸	دوسردی کے کہو اکر پڑھنا
۱۴	تفہیم	۸	سرقة کلام
۱۴	واسخت	۹	شاعری کے متعلق ضروری معلومات
۱۵	پھر نظم	۹	تخلص
۱۵	طرزو	۱۰	صرف
۱۶	نظم بے قافیہ	۱۰	شعر
۱۶	علم عروض	۱۰	بیت
۱۷	بھروس کی تعداد	۱۰	فرد
۱۷	بھروس کی اصلی حالت	۱۱	مطلع
۱۸	استعمال میں آبیوالی بھرس اور تقطیع کا طریقہ، تقطیع میں حروف کا گزنا	۱۱	حسن مطلع
۲۶	فدن و تقطیع کا نیا طریقہ	۱۱	قطع
۳۲	و اقوف عرض کے بغیر شعری	۱۱	غزل
۳۳	شعر کے چھپیں دزن	۱۲	قصیدہ
۳۵	ردیف اور قافیہ	۱۲	قطعہ
۳۶	فرکس طرح کہنے ہیں	۱۲	متذوی
			رباعی

طبع ثانی

الحمد لله كه اس کتابے غیر معمولی مقبولیت حاصل
کی۔ جن لوگوں نے اسے پڑھاں کل بیان ہو کہ انہیں اس سے بہت
فائدہ پہونچا۔ ہر عالم مقبولیت کا یہ فتح ہو کہ اس کل پہلا ایڈیشن بہت
خلد ختم ہو گیا۔ اب یہ دوسرا ایڈیشن ملک کی خدمت میں پیش
کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی قبول عالم کا شرف عطا کرے ہے۔

نیشنل منڈل

”پبلیشور“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۵)

فِي شَاعِرِي

الله جل شانہ نے جب طرح انسان کو الی صد باخوبیوں اور طاقتیوں سے سر فراز فرمایا ہے جو کسی دوسری مخلوق میں نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح شعر کرنے کا مادہ بھی اس کی فطرت میں رکھا ہے، شعر انسان کی قوت گویائی کا شعبہ ہے۔ جو بات انسان کے دل میں گزرتی ہے اگر اسے نظم میں ادا کیا جائے تو نثر کی نسبت بہت زیادہ موثر اور دلچسپ ہوتی ہے۔ کبھی کبھی اپنا بھی ہوتا ہے کہ انسان اپنے دل سے باہم کرتا ہے اور کیفیات سے مغلوب ہو کر دھمکنے آپکو مخاطب بناتا ہے اس موقع پر بے اختیار انہ شعرا شعر کا مضمون اس کے ذہن میں آتا ہے جس طرح انسان بعض ادفات بیٹھے بیٹھے یا کاپک گانے اور گنگنے نے لگتا ہے اسی طرح کسی کیفیت سے متاثر ہو کر وہ شعر کرنے لگتا ہے۔ اثر کے اعتبار سے نثر اور نظم میں اتنا ہی فرق ہے جتنا معمولی گفتگو اور نغمہ دسرو دیں۔

شعر کہنا جب دل کی کیفیت، جذبہ اور تاثر پر مبنی ہے تو اس کے لئے کسی علمی قابلیت کی مطلقاً حاجت نہیں، ایک جاہل سے جاہل ایک بیوقوف سے بیوقوف شخص بھی جس کے دل میں کوئی خیال پیدا ہو سکتا ہے اور وہ اس خیال کو ظاہر کرنے پر قادر ہے۔ شعر کہہ سکتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ شعر ایک استاد، ایک عالم اور ایک شناق شاعر کی طرح بالکل صحیح اور

مکمل نہ ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ صرف ایک شاعر انہ خیال ہوا اور موزوں بھی نہ ہو۔ کیونکہ دنیا میں دو قسم کے دماغ ہیں۔ ایک وہ ہیں جو قدرتی طور پر اپنے آپ کسی کے بتائے بغیر اور عرض سے ناواقف ہونے کے باوجود دشمن کا موزوں یا ناموزوں ہونا معلوم کر لیتے ہیں اور اس لئے جب وہ خود شعر کہنے ہیں یا دوسرے کا شعر پڑھتے ہیں تو موزوں پڑھتے ہیں۔ لیکن دوسری قسم کے دماغ اپنے ہیں جن کو شعر کے موزوں یا ناموزوں ہونے کا خود بخود ایجاد نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کے لئے عرض سے کہنے کی ضرورت ہے۔ وہ عرض سے کہنے کے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بالکل فاتر العقل ہو یا اس کے دماغ میں خلل ہو تو مجبوری ہے۔ درستہ ما بوی کی کوئی وجہ نہیں۔ قدرت نے ہر شخص میں شاعر بننے کی صلاحیت رکھی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک شخص اپنی قدرتی نوافذ طبع کے لحاظ سے بہت جلد شعر کہنے لگتا ہے۔ اور ایک شخص موزوں تی جمع کی کمی یا مادہ شعرگوئی کے خوابیدہ ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ میں دو تین ایسے دوستوں سے دانقتوں ہوں جو کسی طرح موزوں شعر پڑھنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔ لیکن انھوں نے چند سال کی محنت دکوشش اور دماغ کی تربیت سے ایسی کامیابی حاصل کی کہ اعلیٰ درجہ کا شعر کہنے لگے اور دو صافرہ کے متاز شاعروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔

یہ کتاب درحقیقت ان لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے جن کے اندر قوت شاعری خوابیدہ ہے اور جو جالت موجودہ شعر کا موزوں یا ناموزوں ہونا محسوس نہیں کرتے۔ امید ہے کہ اگر وہ یوری توجہ سے کام لینے کے اور دو تین روز لگاتار محنت کرنے کے تو ان کو اس کتاب سے بہت فائدہ ہو چکے گا اور ان کی طبیعت میں موزوں بست پیدا ہو جائے گی۔ ان لوگوں کے بعد یہ کتاب ان نوآموڑ لوگوں کے لئے سبقہ ہو گی جن کی طبیعت تو موزوں ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ شاعری کیا چیز ہے اور شعر کیونکہ کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ اور اقتصادی شاعروں کے لئے کچھ کار آمد ثابت نہیں ہو سکتے کیونکہ ان میں استدائی اور بالکل استدائی باتیں دسج کی گئی ہیں اور جو کہ شعر کہنے کا طریقہ ایک حصہ نہیں اندماز سے بتایا گیا ہے۔ اس لئے قدامت پسند اور طرز قدیم کو دی جی آسمانی

سمجھنے والے شعر کے چین بھیں ہونے کا بھی اندیشہ ہے لیکن ان سب باتوں سے قطع نظر کر کے سیرا معاصر اسقدر ہے کہ چند بے زبانوں کو زبان سیر آجائے اور وہ لوگ بھی شعر کہنے لگیں جن کے دل میں کیفیات کا ایک سمندرو جز نہ ہے لیکن تاب نہیں رکھتے۔

استاد کی صورت | لیکن اگر آپ اس حد سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ اور آپ کی خواہش ہے کہ اپنا دل خوش کرنے کے ساتھ ہی دوسروں کا دل بھی خوش کرن تو آپ صرف اس کتاب پر اکتفا نہ کریں بلکہ اس غن کی اور کتاب میں بھی ٹھیک، معلومات بڑھائیں۔ مشانی حاصل کریں، کثرت سے شعر کہیں اور ممکن ہو تو اپنے لئے ایک استاد بھی انتخاب کریں۔

استاد کی پیاسا ہونا چاہئے | ہر کس دنکس کو استاد بنائے۔ آپ جس شخص کو استاد بنائیں اس میں حب ذیل صفات ہوں (۱) اردو زبان سے کافی واقفیت رکھتا ہو (۲) اتنا تعلیم یافتہ ہو کہ فرمادیں میں اسے ذوق سیلم عطا کیا ہو اور اعلیٰ و شائستہ مذاق رکھتا ہو (۳) طیق و شفیق ہو (۴) پوری توجہ اور محنت کے ساتھ شاگردوں کو اصلاح دیتا ہو۔

اصلاح حال کرنا کا طریقہ | اصلاح حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ استاد ایک ایک شعر پڑھ کر اپنا خیال ظاہر کرے۔ اگر کسی شعر کو پسند کرے تو اپنے کرنے کی وجہ بتائے۔ اور اگر ناپسند کرے تو ناپسند کرنے کی وجہ بتائے۔ اگر کسی شعر میں یا کسی مصروف میں کچھ ترسیم کرے تو سمجھائے کہ ترسیم کیوں کی گئی۔ پہلے کیا نقش تھا اور اب کیا خوبی پیدا ہوئی۔

اگر آپ کو ایک شفیق و قابل استاد مل جائے اور آپ محنت و توجہ کے ساتھ آمد ہوں

ڈاصلح کی ابتدائی باؤں کے علاوہ اور بھی بہت سے فائدے اپکو حاصل ہو سکتے ہیں۔

دوسروں سے کہوا کر پڑھنا

شاعری کا اصلی مقصد یہ ہے کہ جب طبیعت میں انگ پیدا ہوا در دل کی کیفیات سے بہر زمیلو انسان انکو نظم کر کے جوش طبع کو تکین دے۔ لیکن لوگ اس اصلی مقصد سے بہت دور جا پڑے ہیں اور شاعروں کے انعقاد نے اس منشاءِ فطرت کو ٹڑی حد تک فوت کر دیا ہے۔ جب کسی شاعر کو یہ جنون پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کا کلام دوسرے نہیں اور دواہ دا کریں۔ اور اپنا شعر کہنے کی قابلیت نہیں رکھتا تو شاعری کی دنیا میں اس سے طرح طرح کے جراہم سرزد ہوتے ہیں بخجلہ ان کے ایک ہے کہ وہ دوسروں سے شعر کہوا کر اپنی طرف نسب کر کے پڑھتا ہے۔ چنانچہ بعض لوگ اپنے دست و پا کی محنت اور بعض لوگ اپنی دولت کے معما وضہ میں مغلوك الححال یا خوشنام پسند شعرا سے شعر کہوا کر اپنے نام سے پڑھتے ہیں۔ یہ مرض ایسا عالمگیر ہوا رہا ہے کہ فی صدی چھتیس شاعر اس مرض میں با اسی طرح کے دیگر امراض میں بنتا ہے۔

ہیں۔

وہ ستر کلام

بعض لوگ اس سے بھی زیادہ کم ہمتی اور بد دیانتی کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کے اشعار بجنسہ باکسی قد، تغیر کر کے اپنے نام سے چڑھتے ہیں اور جب ان کا راز گھل جاتا ہے تو بھری محفل میں ذلیل ہوتے ہیں۔ جو لوگ ان سے زیادہ چالاک ہیں وہ الفاظ جھوٹ دیتے ہیں صرف مضامین اور معانی کا سرقہ کرتے ہیں۔ اور اپنے معاصرین یا اساتذہ کے خجالات اپنے اشعار میں نظم کر لئتے ہیں۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سب صورتیں قابلِ احتراز ہیں۔ اگر آپ ان کو اختیار کریں گے تو نہ صرف بدنام درسو ہونگے بلکہ تمام عمر کسی طرح کی ترقی نہ کر سکیں گے اپکو چاہئے کہ جب کچھ لکھیں طبیعت پر زور دے کر لکھیں اور اپنے ذاتی خجالات نظم کریں۔ میں بھی پسند نہیں کرتا کہ استاد شاگرد کی غزل میں چند اشعار اپنی طرف سے اضافہ کر دے یا اسکے کسی

شعر میں صرف فانیہ رکھ کر ایک بیا مضمون قلمبند کرے۔ کبونکہ اس سے شاگرد کو نقصان ہو چتا ہے، اور اس کے دل میں ذاتی ترقی کی امنگ پیدا ہیں ہوتی۔ اب میں آپ کو شعر دخن کے متعلق ابتدائی باتیں سناتا ہوں۔

شاعری کے متعلق ضروری معلومات

تخلص طالبان فن کو جا ہے گہدہ شعر کہنے سے پہلے حب ذیل اسور کو ذہن نہیں کر لیں اس لئے تخلص کے لئے ایک تخلص بھی ضروری ہے۔ اس لئے نہیں کہ تخلص سے شعر کہنے میں کچھ مدد ملتی ہے بلکہ صرف اس لئے کہ ایرانی اور مہدستانی شعرا میں ابتداء سے یہ رسم طی آتی ہے تخلص کیا ہے؟ ایک لفظ ہے جو شاعر اپنے لئے بطور تخلص کے تجویز کرتا ہے اور اسی نام سے دنیا کے شاعری میں پکارا جاتا ہے تخلص کے لئے کوئی غاص قاعدہ مقرر نہیں۔ ہر شخص مختار ہے اور جس لفظ کو چاہے اپنے لئے بطور تخلص استعمال کر سکتا ہے اچونکہ فارسی اور اردو میں شاعری تمام تر سن و عشق پر مبنی ہے، اس لئے شعرا عموماً اپنے لئے کوئی اپنا تخلص نجویز کرنے ہیں، جو عشق اور لوازم عشق سے وابستہ ہو۔ مثلاً سودا درد۔ سر زر۔ فدق۔ شوق۔ مجرد آج۔ داع وغیرہ۔ کبھی شاعر اپنے نام کے ایک جزو کو تخلص قرار دیتا ہے مثلاً میر تقی میر مومن خاں مومن۔ امیر احمد امیر۔ کبھی شاعر کوئی اپنا لفظ اختیار کرتا ہے جس سے انکسار و فردختی کا اظہار ہو۔ مثلاً عاجز۔ عاصی۔ جھیفر وغیرہ۔ کبھی قومیت اور خاندان یا وطن کی بنا پر تخلص رکھا جاتا ہے۔ مثلاً سب سعد۔ جعفری۔ عرفانی جیشتی۔ جاتی وغیرہ کبھی استاد کے تخلص کے قابلہ پر بیا اس سے ملتا جلتا تخلص اختیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً داع کے شاگرد داع اور ذوق کے شاگرد ذائق میں۔

بہرحال آپ نے شاعری کے میدان میں قدم رکھا ہے تو اپنے نئے ایک تخلص بھی

تجویز کیجئے اور اپنی نظموں میں نام کی جگہ اسے موزوں فرماتے۔

مِصْرَع کلام موزوں شعر کے دو حصوں میں سے ایک حصہ۔ مثلاً ۴
گیارہ ت پھر ہاتھ آتا ہیں

شَعْرُ الْمُصْرَع شعر اے تو شعر کی تعریف میں بڑی موشکانیاں کی ہیں۔ لیکن آپ صرف اتنا سمجھئے کہ شعر مصروع کے مجموعہ کا نام ہے۔ خواہ دونوں مصروعوں میں فافیہ ہو خواہ ایک ہی مصروع میں فافیہ ہو۔ چنانچہ ذیل میں شعر کی چاریں ایسیں لکھی جاتی ہیں ان میں کہہ رکھ کو شعر کہا جائیگا۔

یہ کون اے سب سیمِ حُرْگِ رِم ناز بے جو بھول ہے چمن میں جیں نیاز ہے

ہم نے مانا کہ لغافل نہ کرد گے لیکن خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

کبھوں نہ دل زندگی سے ہو بزار ہے قیامت پر خمر دیدار

پہلے اتنا نواضط راب نہ تھا کہیں آئی نہ ہو چمن میں بہار

بیت شعر کو بیت بھی کہتے ہیں۔

وَرْدَةُ شَعْرٍ ایک مستقل شعر کو فرد بھی کہتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شاعر ایک ہی پس ا سے فرد کہتے ہیں۔ جیسے سے

پرداز ہوں چراغ سے درا و رشکتہ پر
بلبل ہوں صحن باغ سے درا و رشکتہ پر

مطلع | غزل یا قصیدہ کا پہلا شعر دو محققی امصار عوں کا شعر جیسے ہے۔
غم دنیا سے پانی بھی جو فرست سرا جھانی کی
نکل دیکھنا نہیں سید تیرے باد آنے کی

سمت کا شی سے چلا جانب متھرا بادل برق کے کامنے ہے پر لائی ہو صبا گنگا جعل
غزل میں ایک مطلع کے بعد اگر دوسرا مطلع ہوتا ہے تو اسے حسن مطلع
حسن مطلع کہنے ہیں۔

مقطع | غزل یا قصیدہ دغیرہ کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص نظم کرتا ہے جیسے
ہو جیسیں غالب بلا بیس سب مسام ایک مرگ ناگہمنی اور ہے

حسل اس کا خدا الصیب کرے تیرجی چاہتا ہے کیا کیا کچھ
ایک وزن اور ایک قافیہ کے اشعار کا مجموعہ۔ غزل میں عموماً کم از کم یا بچھ اور زیادہ
غزل سے زیادہ بچپسی شعر ہوتے ہیں۔ ہر شعر میں ایک یا امصنون ہوتا ہے، لیکن کبھی
سلسلہ مصنون بھی نظم کیا جاتا ہے۔ پہلا شعر مطلع ہوتا ہے۔ اور دنوں امصار عوں میں قافیہ ہوتا
ہے، آخری شعر میں شاعر کا تخلص ہوتا ہے اور اسے مقطع کہتے ہیں۔

قصیدہ | قصیدہ اور غزل کا ایک ہی انداز ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ غزل میں اشعار کم
او قصیدہ میں زیادہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک چھوٹے سے چھوٹے قصیدہ کو
بڑی سے بڑی غزل سے بڑا ہونا چاہئے، ایک باقاعدہ قصیدہ کے چار حصے ہوتے ہیں ۱۱: نہیں
۱۲: نہیں سے مطلب کی طرف رجوع (۳) مطلب (۴) خاتمه۔ لیکن اس کی پابندی
نہ کی جائے تو بھی کچھ حرج نہیں۔ نہیں دغیرہ کے بغیر بھی قصیدہ سے لکھے جاتے ہیں۔ غزل کی

طرح تصدیہ کا پہلا شعر مطلع ہوتا ہے اور آخری شعر مقطع

قطعہ قطعہ بھی غزل اور تصدیہ کے مانند ہوتا ہے لیکن اس کا پہلا شعر عموماً مطلع ہے جو تو
قطعہ میں کم سے کم دو شعر ہونے ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے مضمون مسلسل ہوتا ہے
قطعہ میں مقطع کا ہونا ضروری نہیں۔

مشنوی شزوی اس نظم کو کہتے ہیں کہ کسی مضمون یا دلائل یا دلائل اسٹان کو دو دو ہموزن
وہم فائیہ مصرعوں میں موزوں کیا جائے۔ شزوی کی کوئی مقدار معین نہیں ہے
شزوی کا مضمون مسلسل ہوتا ہے۔ لیکن ہر بیت اپنی جگہ پرستفل فائیہ دردیف رکھتا ہے۔ جسے
شزوی سیرن بنشوی نہہ عشق دغیرہ۔

رباعی ایک مضمون یا ایک جیال کو چار مصرعوں میں ادا کرنے میں اور اسے رباعی کہتے ہیں
رباعی کا پہلا رد سرا اور چوتھا مصرعہ ہم فائیہ ہوتا ہے تیسرا لے مصرعہ
میں فائیہ ہونا ضروری نہیں۔ رباعی کے دز ن مقرر ہیں عموماً مقررہ اور زان پر کجھی جاتی ہے۔
رباعی کا جو تھا مصرعہ بہت زور دار ہونا چاہئے، کیونکہ اسی کی خوبی پر رباعی کی خوبی سخر
ہے۔

ترجیح بندہ مختلف فائیسا در مختلف ردیف کی جنہی غزنوں کا مجموعہ جن کی تعداد عموماً
بیست بندہ بنن۔ پانچ۔ سات۔ دس ہوتی ہے۔ سب کا مضمون مسلسل ہوتا ہے
ہر غزل کے آخر میں ایک ہی شعر پے دہلے آتا ہے۔ یہ شعر ستفل ہوتا ہے اور اس میں غزل کے
فافر اور ردیف کی پابندی نہیں کی جاتی۔

ترکیب بندہ ترجیح بندہ اور ترکیب بندہ میں صرف اتنا فرق ہے کہ ترجیح بندہ میں ایک
ایک نیا شعر ہوتا ہے۔ اور ترکیب بندہ میں ہر غزل کے بعد

تمسلک س ایک نظم جس میں تین تین مطلعوں کے ستفل حصے ہوتے ہیں اور ان کو

بند کہتے ہیں۔ یعنی جن مصائب کو بیان کرنا ہوتا ہے ان میں سے ایک ایک مضمون ایک ایک بند ہیں ادا کیا جاتا ہے۔ ایک بند میں پہلے دو شعر، ہم قافیہ ہونے ہیں اور تیرا شعر کسی اور قافیہ پر ہوتا ہے۔ گویا ایک بند میں تین مطلع ہوتے ہیں دو مطلع ایک قافیہ پر اور تیرا مطلع کسی اور قافیہ پر ہے۔

زبان کو ہجہ شبیں سے جانفران کر دے بلوں کو ذوقِ شبم سے آشنا کر دے
نظر کو ٹوٹے ہوئے دل کا آسر کر دے یہ دست دیا کسی بکری کے دست دیا کر دے
تباہے سینے کو مظلوم کی سپہنچا
سکھا دے دل کو ہوبن کے خنک بننا

محمس | محمس جسے خمس بھی کہتے ہیں۔ سنس کے افساد ہوتا ہے فرقِ آنہا ہی کہ مسدس میں تین شعر بعنی چھ مصادر ہوتے ہیں اور محمس میں پانچ مصادر ہوتے ہیں۔

مستزاد | غزل کے ہر صورت میں اسی دزن کے ایک ٹکڑے کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اے مستزاد کہتے ہیں۔ جیسے

ہوں بس عاشق مجھے غم کہانے سے انکار نہیں کہ ہے غم میری غذا
تو ہے معشوق مجھے غم سے سروکار رہیں کھائے غم تبری بلا
دل و دیں تیرے حوالے کے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کہا سب
پھر جو بیڑا ہے تو مجھ کو تبا اس کا سبب میری تعصیر می کیا

مستزاد کی اور صورت بھی ہیں جو استادوں کا کلام دیکھنے سے معلوم ہر سکتی ہیں۔

قصیدہ | کہی شاعر اپنی غزل یاد دسرے کی غزل پر صرف لگا کر محمس یا مثلاً قصیدہ میں ہیں۔ قصیدہ میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جو صرف لگائے جب ائمہ دہ

الغاظ اور سخنون و معنی کے لحاظ سے اپنے چیباں ہوں کہ ایک ہی شاعر کا کلام معلوم ہوا در
سنے والے کو کسی طرح کی اور بنا دٹ محسوس نہ ہو تفہیم کی مثال حب ذیل ہے،
حضرت موسیٰ دہلوی عربی کی غزل پر تفہیم کرتے ہیں وہ

یوں بے جواب ہو کے نہ تو جہانگیر چارسو "اے دیدہ دارپاس کہ مقبول عشق کو
رسانخاہ کر دن ورسو اگر پیش

حضرت سعد رضی حضرت زدق کی غزل پر بخط خمسہ تفہیم کرنے والے ہیں ۔

میں پڑا ہوں قید میں اور موسمِ محل آؤ ہے غوق کو موجِ صبا بتایا بیاں کی حلاطے ہے
سخت تنگ آیا ہوں بیٹھے بیٹھے جی کھبر نہیں ہے "خصت اے زندگی جنوں زنجیر در کھڑا کا ہے
ند مزدہ خار دشت پھر لمو امر اکھلا کدی ہے"

واسوخت | اصناف شاعری میں ایک داسوخت بھی ہے۔ داسوخت کے معنی ہیں
معتوق سے ناراض ہونا۔ پس داسوخت ایک نظم ہے جو عموماً ماست میں

کی صورت میں لکھی جاتی ہے اور اس میں معتوق سے ناراضی کا اظہار کیا جاتا ہے ہر داسوخت
میں عام طور پر ایک ہی سخنون ہوتا ہے۔ مثلاً ابتدائے عشق۔ معتوق کا بھولا اور سادہ مراج
ہونا۔ عاشق کے ہتھیے چڑھ جانا۔ عاشق کا کھلانا پلانا۔ خدمت کرنا اور مزے اڑانا چند روز
کے بعد معتوق کا ہوشیار ہونا۔ غیر دن سے ملنا اور رفتہ رفتہ پہلے عاشق سے بیڑا رہو جانا
عاشق کا کوشش کرنا کہ معتوق را در راست پر آجائے اور موثر طریقے سے نعلقات قدیم کی
طرف توجہ دلانا۔ لیکن جب بالکل باوس ہو جاتا تو نفرت کر لے گئنا اور صاف صاف کہ دینا کہ
اب ہم صبی کوئی دوسرا معتوق تلاش کر لے گئے۔ اور تو ہاتھ جوڑے گا تو بھی تیری طرف رخ نہ
کر سکے۔ بیڑے ناچیز خیال میں داسوخت شاعری کے دامن پر ایک بد نہاد ااغ ہے اگر
عشق کی جگہ لا ابھی ہوا در معتوق ایک بازدھی معتوق ہو تو چیالات موردن ہو سکتے ہیں در پاک
محبت اور پچھے عشق کو ان خرافات سے کیا سرد کا ر۔ سچا عاشق کیا حب نے کہ معتوق سے

کیونکر خفاہو نے میں:-

نیچرل نظرٹم جب سے اردو داں لوگوں نے انگریزی تعلیم حاصل کی ہے۔ اور انہوں نے انگریزی خیالات کو اردو میں روشناس کیا ہے اس وقت

ے اردو شاعری میں ایک چیز کا "نیچر نظم" کے نام سے اضافہ ہوا ہے۔ نیچر نظم
سے مدعایہ ہے کہ فطرتی مناظر طبیعی کی یقینات۔ جذبات اور تاثرات کو موزوں کیا جائے۔ لیکن
عام طور پر زمانہ حال میں "دنیچر" کے نام سے جو ظمیں لکھی گئی ہیں وہ کتنے بُلی۔ دریا۔ سمندر
پہاڑ۔ عکسنو۔ سیتری وغیرہ کے عنوان سے لکھی گئی ہیں۔ چند روز سے عورتیں بھی اس نیچر دینا
میں شامل ہو گئی ہیں۔ اور بہت سی ظمیں بیوہ کی شب تہماںی۔ ایک دو شیزہ کی رعنائی ہے ایک
رقاصہ کی دلبانی دغیرہ عنوانوں کے اتحت لکھی گئی ہیں۔ میری خجال میں قدیم دجدید کی تیزی
نضر ہے جو شعر نظرت کے خلاف ہے وہ خواہ کسی بڑے استاد کا نسبت نکر کیوں نہ ہو۔ بھلا
دپنے کے قابل ہے

طرزو | کچھ اگریزی شاعری کے اختلاط اور کچھ جدت پسند لوگوں کی جدت نوازی سے آجکل ایک نئی شاعری اردو لٹریچر میں شد و مر کے ساتھ روشنائی پوری ہے۔

لیکن اس کے متعلق کوئی خاص قاعدہ اور کوئی خاص اصول مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ بعض ادشات ایسی نظیں دیکھنے میں آتی ہیں جن کے دو دو شعر ہم قافیہ ہوتے ہیں کبھی دو دو شعر اس طرح لکھے جاتے ہیں کہ پہلا اور چوتھا مفرغ ہم قافیہ اور دوسرے اور تیسرا مفرغ ہم قافیہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک آسان ترین صورت یہ اختیار کی گئی ہے کہ کسی بڑی بھر کے دو دور کن لے کر مفرغ ہے موزول کرنے جاتے ہیں۔ عموماً اس طرح کی نظیں ترکیب بند کی صورت میں ہوتی ہیں۔ اور کبھی متعدد اور مختصر بھی لکھا جاتا ہے۔ جیسے

فریب آرزو نهیں

نمایش حسب تجویزهای سکاہ سوابونهای

بُشَرٍ كَيْ گَفْتَ لَكُوْنِيْنِ
خَيْلٌ مَا وَلَوْهُنِيْسْ
حَرِيفٌ نَّا يَ دَنُوشْ هُوْن
خَمُوشْ سَانِخُوشْ هُوْن

خُودِيْنِيْسْ گَماْنِيْسْ	چَنِيْنِيْسْ چَنَانِيْسْ
زَمِنْ دَآ سَماْنِيْسْ	نَمُودَانِ دَآ لِيْنِيْسْ
زَماْنِيْسْ تَكَانِيْسْ	جَحَابْ دَرمِيَاْنِيْسْ
حَضُورْ هِيْ حَضُورْ هِيْ	سَرَدَرِيْ سَرَدَرِيْ

فَانِيْ مِنْ جَهُونَكَيْ بَادَسَحْرَكَيْ	گَرَدَلِيْ کَتَارَے دَصَوْکَيْ نَظَرَكَيْ
دَهْ بَصِعْ بَكَيْ کَيْ يَرَاتْ بَھَرَكَيْ	مَثْجَاْيَنَگَيْ سَبْ اَيْكَ اَيْكَ کَرَكَيْ

یہ راز انسنا ہوتا رہا ہے اول فنا ہے آخر فنا ہے

لَطْهَمْ بَيْ قَافِيْه | جن لوگوں کے دماغ پر بہت زیادہ انگریزی شاعری کا اثر ہے
الخنوں نے بے فائیہ کی نظمیں نکھنی شروع کی ہیں اس کی شالیں

قدم نظر مسلح ہیں بکفرت ملتی ہیں۔ تاہم نوآموزوں کے لئے یہ ایک اچھی صورت ہے۔ اور ابتدائی مشق ہیں اگر وہ اس سے فائدہ اٹھائیں تو مناسب ہے۔

علم عروض

شاعری کے متعلق اس قدر علمات حاصل کرنے کے بعد آپ کو علم عرض سے
دائریت پیدا کرنی چاہئے کیونکہ شعر میں بہلی چیزوں کا حال عرض کے بغیر معلوم
نہیں ہو سکتا۔ علم عرض عربی کی ایجاد ہے۔ اسے کسی قدر تغیر کے ساتھ فارسی اور اردو میں بھی
استعمال کیا جاتا ہے۔

بجروں کی تعداد | عرض کی نیس بجروں میں جن کے نام یہ ہیں :-
 (۱) طویل (۲) مدد (۳) بیط (۴) کامل (۵) دافر -

(۶) ہنرج (۷) امل (۸) رجز (۹) مندرج (۱۰) مضارع (۱۱) سریع (۱۲) خفیف
 (۱۳) مجت (۱۴) مقتصب (۱۵) مستقارب (۱۶) متدارک (۱۷) جدید (۱۸) قریب (۱۹) متأکل۔

بجروں کی ای ای حالت | ان ایس بجروں میں سے بعض بجروں خصوصیت کے
ساتھ صرف عربی میں استعمال کی جاتی ہیں اور بعض تغیرات کے بعد اردو فارسی میں استعمل ہیں ان بجروں کی اصلی حالت حسب ذیل ہے۔
 حرف اپک صریح کا وزن لکھا جاتا ہے۔

(۱) طویل - فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

(۲) مدد - فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن

(۳) بیط - مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن

(۴) کامل - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

(۵) دافر - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

(۶) ہنرج - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

(۱۷) رَلْ - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

(۱۸) رَجَزْ - مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

(۱۹) سَرَحْ - مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات

(۲۰) مَضَارَعْ - مفاعيلن فاعلات مفاعيلن فاعلات

(۲۱) سَرَّاعْ - مستفعلن مستفعلن مفعولات

(۲۲) خَفِيفْ - فاعلات مستفعلن فاعلات

(۲۳) مَجْتَثْ - مستفعلن فاعلات مستفعلن فاعلات

(۲۴) سَنْقَبْ - مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن

(۲۵) مَسْقَارَبْ - فعولن فعولن فعولن فعولن

(۲۶) سَنْدَارَكْ - فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

(۲۷) جَدَيدْ - فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن

(۲۸) قَرِيبْ - مفاعيلن مفاعيلن فاعلاتن

(۲۹) شَاكِلْ - فاعلاتن مفاعيلن مفاعيلن.

اسکھمال میں زیوالی بھیں | ان بھروس میں جن کی صسلی صور تھیں
آپ نے ملاحظہ کیں طرح طرح کو تغیرت
اور لفظی کاظمیہ | ہوئے ہیں۔ ان تغیرات کو مرض کی
اصطلاح میں "زحاف" کہتے ہیں۔

میں۔ اگر اس عبارت کے خبر مانوس نام اور کلیف دل تفصیل لکھی جائے تو یہ صفحہ ہبہ بخوبی
بنجایا گیکا۔ اور اس سے پرشیان ہو کر آپ پھر بھی شاعری کا نام نہیں گے اس لئے جس ان کا
ذکر بھی نہیں کر دیں گا۔ اور صرف اس بات پر اکتفا کر دیں گا کہ لغہ کے بعد ان بھروس کی جو صورت
ہے وہ آپ کے سامنے پیش کر دیں۔ البتہ میں زھافت کے نام ایک طرف درج کر دیا گکا

لیکن آپ کو اختیار ہے کہ ان کو پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ تغیرات کے بعد ان بھروسیں کا انگ بہت نکھر گیا ہے اور ان کے اندر ایسی موزونیت پیدا ہو گئی ہے کہ ایک ناداعف آدمی بھی اب تسلیک وہ شاعری کا قدر تی ذوق رکھنا جو اس کا اندازہ کر سکتا ہے کہ دزن کے ساتھ ساتھ مثال اور نقطیع کرنے کا عملی طریقہ بھی فلمبند کیا گیا ہے، تاکہ ناظریں کامل فائدہ اٹھاسکیں۔

(مشمن بسطی)

بھربیط

وزن | ایک مصروع، مفعولن فاعلن مفعولن فاعلن

مثال | یار کا جو روستم دیکھئے کب تک ہے بُ کوئی گرنا ختم دیکھئے کب تک رہے۔

لقطیع | یار کا جو مفعولن روستم فاعلن دیکھئے کب مفعولن تک رہے فاعلن۔

کوئی گر مفعولن تا ختم فاعلن دیکھئے کب مفعولن تک رہے فاعلن۔

رثمن سالم

بھرکامل

وزن - ایک مصروع، مفعولن فاعلن مفعولن فاعلن

مثال | اخڑو جبال کو دخل ہے نہ قیاس دو ہم کو بار ہے بلگر اس نجی شوق ہے کہ شرکی محفل یار ہے

لقطیع | اخڑو جبال متفاصلن ل کو دخل ہے متفاصلن نہ قیاس دوہ متفاصلن ہم کو بار ہم متفاصلن

بلگر تھی متفاصلن پر شوق ہے متفاصلن کہ شرکی صحیح متفاصلن فل یار ہے متفاصلن

مشمن سالم

بھرمنج

وزن - ایک مصروع، مفاعیلن مشاعیلن مفاعیلن مشاعیلن

مثال - بلگر کو دیکھئے کب تک میسر ہو بلگر ہونا کہ اسکو خون ہونا ہے ابھی پھر اسک ترہونا

لقطیع | بلگر کوے مفاعیلن کھئے کب تک مفاعیلن میسر ہو مفاعیلن بلگر ہونا مفاعیلن کہ اسکو

خود مفاعیلن نہ ہونا ہے مفاعیلن ابھی پھر اس مفاعیلن ک ترہونا مفاعیلن۔

(مشمن مقوض)

بھرمنج

وزن | ایک مصروع، مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

مثال | جو تم طب فراہمیں تو عیش روز بھار کیا بُن کنار جو بار کیا ہوا تے نوبِ رکیا

تفصیل | جو تم طب مفاعلعن فراہمیں مفاعلعن تو عیش رومفاعلعن رجھار کیا مفاعلعن کنار جو۔

مفاعلعن بھار کیا مفاعلعن ہوا تے نومفاعلعن بھار کیا مفاعلعن۔

بھرہنوج
(مشمن۔ اخرب)

وزن | ایک مصرع، مفعول مفاعلین مفعول مفاعلین

مثال | جو جان سے درگذرے وہ چاہے سو کر گز رے

گر آج نہ تم آتے کیا جا نئے کیا ہوتا

تفصیل | جو جان مفعول سے درگزرے مفاعلین وہ چاہے مفعول سو کر گز رے مفاعلین
گر آج مفعول تم نہ آئے مفاعلین کیا جان مفعول بے کیا ہوتا مفاعلین۔

بھرہنوج
(مشمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محدوف)

وزن | ایک مصرع، مفعول مفاعل مفاعل مفعولن

مثال | اہر شے میں ہے اک جلوہ جانا نہ کسی کا ہے سنئے در دیوار سے افسا نہ کسی کا

تفصیل | ہر شے میں مفعول ہے اک جلو مفاعل می جانا نہ مفاعل کسی کا فولن

سنئے دمفعول رو دیوار مفاعل سے افسا نہ مفاعل کسی کا فولن

ایضا
(مسدس مقصور)

وزن | ایک مصرع، مفاغیلین مفاغیلین مفاغیلین مفاغیلین

مثال | ہوتے جس کے لئے بر باد افسوس ہے وہ گرتا بھی ہنیں اب یاد افسوس

تفصیل | ہوتے جس کے مفاغیلین لئے بر بامفاغیلین دا فوس مفاغیل

وہ گرتا بھی مفاغیلین ہنیں اب یامفاغیلین دا فوس مفاغیل

ایضا
(رنرج مسدس اخرب مقبوض محدوف)

وزن | ایک مصرع، مفعول مفاعلعن فولن۔

مثال | ہر شاخ میں ہے شگونہ کاری ڈھرمہ ہے تسلیم کا حمد باری

تفصیل | ہر شاخ مفعول میں ہے شگونہ مفاعلنہ کاری فعولن

ڈھرمہ ہے مفعول فلم کا حم مفاعلنہ باری فعولن -

بھرمن (مشمن مخدوف)

وزن (ایک صرع) فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن دیا آخر میں بجائے فاعلن۔ فاعلات قصر

مثال | پھر جنوں ذوق طلب کا استھان بننے لگا

پھر خیال زلف دل میں چنگیاں بننے لگا

تفصیل | پھر جنوں ذوق فاعلاتن ق طلب کا فاعلاتن استھانے فاعلاتن نے لگا فاعلن

پھر خیال فاعلاتن زلف دل میں فاعلاتن چنگیاں لے گئے فاعلاتن نے لگا فاعلن
(مشمن مشکول)

الیضا

وزن (ایک صرع) فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

مثال | ہم تیری دلربائی کے فریب یاد آئے پہ کسی نو اسپرالفت کو جو کامیاب دیکھا

تفصیل | ہم تیری فعلات دلربائی فاعلاتن کے فریب فعلات یاد آئے فاعلاتن۔

کسی نوَ فعلات سپرالفت فاعلاتن کو جو کام فعلات یاب دیکھا فاعلاتن

الیضا (مشمن محبوب مقصور)

وزن | (ایک صرع) فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات دیا آخر میں فعلات کی جگہ فعلن

محبوب مخدوف۔

مثال | اب نہ دہ میں ہوں نہ ساقی نہ دہ سر ہے نہ خوار

اب نہ وہ چشم تماشا ہے نہ گلشن نہ بہار

تفصیل | اب نہ دہ میں فاعلاتن ہوں نہ ساقی فعلاتن نہ دہ سر ہے فعلاتن نہ خوار فعلات۔

اب نہ وہ چشم فاعلاتن م تماشا فعلاتن ہے نہ گلشن فعلاتن نہ بہار فعلات

(مسدس مجنون مقصود)

بِحَرْمَل

وزن ایک مصرع، فاعلات فاعلان فعارات (یا آخر میں جاتے فعارات کے فعلن،)
مثال جس کو معلوم ہے انجام بہار دے گا بھولے سے نہ دہ نام بہار
قطعیع جس کو سعدنا فاعلان م ہے انجام فعارات م بہار فعارات
 لے گا بھولے فاعلان سے نہ دہ نافعلان م بہار فعارات

(تمثیل سالم)

بِحَرْجَبَة

وزن ایک مصرع مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
مثال مینخانہ دیراں ہو گیا اب کچھ بہاں باقی نہیں،

ساغر نہیں۔ بنا نہیں پیکش نہیں ساقی نہیں

قطعیع مینخانہ دی مستفعلن راں ہو گیا مستفعلن اب کچھ بہاں مستفعلن یا قی نہیں مستفعلن۔
 ساغر نہیں مستفعلن مینا نہیں مستفعلن پیکش نہیں مستفعلن ساقی نہیں مستفعلن
 (تمثیل مسطوی مجنون)

الْفَحْمَا

وزن ایک مصرع، مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفاعلن

مثال صبح ہوئی تو کیا ہوا ہے دہی تیرہ اختری پکثرت درد سے یہ شعلہ شمع خادری۔

قطعیع صبح ہوئی مفتعلن تو کیا ہوا مفاعلن بے وہی تی مفتعلن رہ اختری مفاعلن
 کثرت درد مفتعلن در سے سبیہ مفاعلن شعلہ شمع مفتعلن رع خادری مفاعلن

(تمثیل مسطوی موقوف)

مُنْسَرْج

وزن ایک مصرع، مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات۔

مثال دیکھ کے تیرا شباب اے بت عالم فریب بکیوں نہ کہیں الوداع مجھ کو فرار دشکیب

قطعیع دیکھ کے تے مفتعلن را شباب فاعلات اے بت عا مفتعلن لم فریب فاعلات۔

کیوں نہ کہیں مفتعلن الوداع فاعلات مجھ کو فرار مفتعلن رد شکیب فاعلات۔

مضمون

وزن (ایک مصرع) مفعول فاعلاتن بِمفعول فاعلاتن

مثال اس غم کہہ میں یارب میں کس سے دل لگاؤں ہے جس شے کو دیکھتا ہوں آمادہ نہا ہے
لقطیج اس غم ک مفعول وہ میں یارب فاعلاتن میں کس سے مفعول دل لگاؤں فاعلاتن
 جس شے کو مفعول دیکھتا ہوں فاعلاتن آمادہ مفعول ہے فنا ہے فاعلاتن -

مشمن اخرب مکفوف مقصود
 ایضاً

وزن (ایک مصرع) مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات (یا آخر میں فاعلات کی جگہ فاعلن اخرب
 مکفوف -

مثال شام دھرمی پہلے یہ رعنایاں نہ تھیں ہر شے جوان ہے ترے عہد شہزادے میں.
لقطیج شام وس مفعول حرمیں پہلے فاعلات یہ رعنایر مفاعیل باں نہ تھیں فاعلن -
 ہر شے ج مفعول وال ہے ت فاعلات یہ عمدش مفاعیل باب میں فاعلن -

سریع (سطوی موقوف)

وزن (ایک مصرع) مفتعدن بِمفعلن فاعلان ریا مکثوف فاعلن)

مثال پا یا جو شہزادہ نے اس دم دہاں ہے اس گھل بے خار کو بے باعیاں
لقطیج پا یا جو شہزادہ نے اس مفتعدن دم دہاں فاعلن
 اس گھل بے مفتعدن خار کو بے مفتعدن باعیاں فاعلن .

خفیف (محضوں محو وف)

وزن (ایک مصرع) فاعلاتن مفاعلن فعدن

مثال میں سمجھتا ہوں اس کاروئے سخن پوچھ کسی کی طرف خطاب نہ ہو

لقطیج میں سمجھتا فاعلاتن ہوں اس کارو فاعلن تے سخن فعلن
 گوکسی کی فاعلاتن طرف خطا مفاعلن بہو فعلن -

مجتث

(محبوب مقصود)

یافعین

وزن (ایک مصرع) مفاظ عن فعلاتن مفاظ عن فعلان

مثال - دفورغم سے شب غم یہ عال ہوتا ہے ہ خوشی کی بات سے دل کو ملال ہوتا ہے ہ

نقاطیع - دفورغم مفاظ عن سے شب غم فعلاتن یہ عال ہو مفاظ عن تابے فعلن

خوشی کی با مفاظن ت سے دل کو فعلاتن ملال ہو مفاظ عن تا ہے فعلن

(مشمن سالم)

ستقارب

وزن (ایک مصرع) فعالن فعالن فعالن فعالن

مثال امری آہ کا تم اثر دیکھ لینا ہ دہ آپس گے تھامے جگر دیکھ لینا.

نقاطیع امری آفولن ہ کا تم فعالن اثر دے فعالن کھ لینا فعالن

دہ آپس فعالن گے تھامے فعالن جگر دے فعالن کھ لینا فعالن

ایضا (مشمن مقصود)

وزن (ایک مصرع) فعالن فعالن فعالن فعالن

مثال - الہی میں بندہ گنہگار ہوں پا گنا ہوں سے اپنے گرا بنا ہوں

نقاطیع - الہی فعالن میں بندہ فعالن گنہگار فعالن رہوں فعال

گنا ہوں فعالن سے اپنے فعالن گرا بنا فعالن ہوں فعال

ایضا (مشمن محفوظ)

وزن (ایک مصرع) فعالن فعالن فعالن فعل

مثال - دلا سامہارا بلا ہو گیا

تلق اور دل میں سوا ہو گیا

نقاطیع - دلا سامہولن سامہارا فعالن بلا ہو فعالن گیا فعل

تلق اور فعالن دل میں فعالن سوا ہو فعالن گیا فعل

متقارب

(مقبوض شکم ۶۰ کرنی)

وزن (ایک مصوع) فعال فعل فعال فعل فعال فعل فعال فعل

مثال پس قیامت کی بیقراری ہے شام ہی سے دل حزب کو

اگر پی رنگ ہے خدا یا تو آج کیونکر سحر کر جس گے

تفصیل کس قب فعال بامت فعل کی بقی فعال راری فعل ہے شام فعل ہی سے فعل دل

رج فعل زیں کو فعل ہے اگری فعل ہی رن فعل گہے خ فعل دا یا فعل تو آج

فعل کیونکر فعل سحر ک فعل رنگے فعل

(مشن اسلم)

الیضا

وزن (ایک مصوع) فعل فعل فعل فعل فعل فعل

مثال یہ راز آخر افشا ہوا ہے ہے اول فنا ہے آخر فنا ہے

تفصیل ہے رافعل نآخر فعل افشا فعل ہوا ہے فعل

اول فعل فنا ہے فعل نآخر فعل فنا ہے فعل

متدارک (محبوں ۶۰ کرنی) آٹھ رکن کی بھی ہوتی ہے

وزن (ایک مصوع) فعل فعل فعل فعل فعل فعل فعل

مثال نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے،

گئے دونوں جہان کے کام ہے ہم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر ہوئے

تفصیل - خدا فعل ہی مل افعال نہ وصال فعل ل صنم فعل نہ ادھر فعل کے ہوئے فعل نہ ادھر

فعل کے ہوئے فعل ہے گئے دو فعل نوجہا فعل ن کے کافعل نہ میں سے ہم فعل نہ

ادھر فعل کے ہوئے فعل نہ ادھر فعل کے ہوئے فعل۔

(تمثیل مقطوع)

الیضا

وزن (ایک مصوع) فعل فعل فعل فعل فعل

مثال جیسا دیکھا مفطر دل کو پہ دیسا پایا کب سجل کو
تفقطیع۔ جیسا فعلن دیکھا فعلن مفطر فعلن دل کو فعلن

دیسا فعلن پایا فعلن کب بس فعلن مل کو فعلن

ستدارک (مقطوع ۱۴۰ ارکنی)

وزن (ایک بصرع) فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

دان تو ہے بنیا تو ہے خالق تو ہے قادر تو ہے

باطن تو ہے ظاہر تو ہے ادل تو ہے آخر تو ہے

تفقطیع دان فعلن تو ہے فعلن بنیا فعلن تو ہے فعلن خالق فعلن تو ہے فعلن قادر فعلن
تو ہے فعلن پہ باطن فعلن تو ہے فعلن ظاہر فعلن تو ہے فعلن ادل فعلن تو ہے فعلن
آخر فعلن تو ہے فعلن۔

تفقطیع میں حروف کا کام

یاد رکھئے کہ تقطیع میں یعنی شعر کا وزن کرنے میں لکھے ہوئے حروف کا اعتبار ہنسیں
ملکہ ان کے تلفظ کا لحاظ کیا جاتا ہے جو حروف لکھے جاتے ہیں لیکن بولنے میں اپنی آواز
ہنسیں دینے ان کا تقطیع میں شمار نہیں ہے شلاخوش میں تباہ حرف ہیں لیکن وزن کرنے میں
صرف دو شمار کئے جائیں گے۔ کیونکہ دو اپنی آواز نہیں دیتا۔ اسی طرح بعض حروف شعر میں گر
جاتے ہیں اور اس لئے وہ تقطیع کے شمار میں نہیں آتے۔

صبا نے ما بچپہ بیرے منہ اس کا لال کیا

تفقطیع صبا نے ما مفاعلن تھیٹرے فعلان مم اس کت لامفاعلن ل کیا ماعلن
ویکھئے تقطیع کرنے میں کتنے حرف گرگئے ہوئے۔ کی شے، گرگئی "مار" کی درساکن نجھی اس کو

سحر کر بنا ناپڑا۔ منہ کام رکھیا۔ کامیں الف گر کیا۔ لال کال ساکن تھا اسے سحر کر بنا یا گیا۔ لیکن آپ کو جیاں ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپ حروف نہ گرامیں۔ جن حروف کا گزنا جائز سمجھا گیا ہے وہ عموماً حروف علت یعنی (ا۔ و۔ می) میں حروف ہیں۔ سب طبقہ پہ مہندی الفاظ میں داقع ہوں۔ کو۔ کا۔ کی۔ میں یہ حرف اکثر گر جانے میں۔ بعض مہندی الف کے دھوکے میں ع اور ہجھی گرا دبتے ہیں۔ اس کی اختیاط کھنی چاہئے۔ صحیح صحیح لکھنے میں تو کسی پس و پیش کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب کوئی بات پس و پیش کی نظر آئے تو اس وقت تک نہ لکھنے جب تک اسے استادوں کے کلام میں نہ دیکھ لجھئے۔ لیکن سب سے بہتر یہ ہے کہ ان کمزوریوں سے احتراز کر جئے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ جبکی عادت ڈالی جائے ولی ٹر جاتی ہے۔

ذیل کی مثال سے تینوں حرف علت اور ہمزة و صل کا تقطیع میں ساقط ہو جانا اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ اگرچہ جائز ہے لیکن میرے نزدیک جہاں تک ممکن ہو اس حوار سے فائدہ ناٹھایا جائے۔ ۶

مثال۔ ظفر اس کو نہ جانئے اہل خرد گو ہو کیا ہی صاحب فہم و ذکا تقطیع۔ ظفر س فعلن کُنْ جا فعلن نَتَ اہ فعلن ل خرد فعلن گُئُ کے فعلن سَہ صاف فعلن جب فہم فعلن مُمْذکا فعلن

وزن و قطیع کا نیا طریقہ

اس بات کو ذہن نشین کر لیجئے کہ تمام بھروس کا وزن حرکت اور سکون پر مبنی ہے، اگر آپ حرکت و سکون کا سلسلہ سمجھ لیں گے تو شعر کی تقطیع کرنے میں بہت آسانی محسوس ہو گی ذیل کی مثال پر غور کرنے سے یہ بات بخوبی آپ کی سمجھ میں آجائیگی۔ لیجئے
فَاعْلَمْ مَفَاعِلُمْ نَعْلَمْ

اس وزن کا یہ مصرع ہے۔ میں: اچھا ہوا ہڑا نہ ہوا۔

اب آپ وزن کے حرکت و سکون کو شمار کچھے (پہلے نمبر ۲ حرکت (۲) سکون (۳) حرکت (۴) سکون (۵) حرکت (۶) سکون (۷) حرکت (۸) سکون (۹) حرکت (۱۰) سکون (۱۱) حرکت (۱۲) سکون (۱۳) سکون (۱۴) حرکت (۱۵) حرکت (۱۶) سکون (۱۷) سکون۔

اس کے بعد مصرع کے حرکت دسکون کو دیکھئے ۱۱م حركت ۱۲می سکون ۱۳م نہ حركت
 ۱۴م) احرکت ۱۵م چھ سکون ۱۶م چھ حركت ۱۷م اسکون ۱۸م ۹م حركت ۱۹م دحرکت ۲۰م اسکون
 ۲۱م بُحکت ۲۲م رحرکت ۲۳م اسکون ۲۴م ۱۷م نہ حركت ۲۵م ۱۵م حركت ۲۶م دحرکت ۲۷م اسکون
 ۲۸م بُحکت ۲۹م رحرکت ۳۰م اسکون ۳۱م ۱۸م نہ حركت ۳۲م ۱۶م دحرکت ۳۳م اسکون
 ۳۴م بُحکت ۳۵م زبر زبر پیش کا اعتبا نہیں۔ حركت ہونی چاہئے خواہ زیر ہو خواہ زبر ہو خواہ
 پیش ہو۔ نقطیع میں بعض ساکن حروف متاخر کر لئے جانے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہنہیں کہ
 آپ اپنی طرف سے جس حرف کو جاہیں متاخر کر لیں اور متاخر کو ساکن کر لیں میں آپ کو مثال
 کے ذریعہ سے سمجھا تا ہوں۔ ملاحظہ کیجئے اسی شعر کا پہلا مصرع۔

اس صریح میں درد کی دال ساکن ہے اس کو منحر کیا گیا درد چوتھے نمبر پر حرکت کی
جگہ سکون ہو جاتا اور مسلسل دن میں غلطی دائری ہوتی۔ بعض حروف تقطیع میں گرد جاتے ہیں باشمار
ہنسنے۔ حصے دہ میں، "میں حرف دنوں، شمار سے پامڑے،

اگر یہ صورت بھی نہیں نہ ہو تو انسان تریں ترکیب یہ ہے کہ حسب ذیل نقشہ بنائے
غور فرمائے۔

یہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ دزن شعر میں سارا چیل حرکت و سکون کا ہے۔ پس اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ صرف تین ٹکڑے اب ہے میں جن سے نام بھریں مرکب ہوتی ہیں مایک ٹکڑا ایسا جس میں پہلا حرف متھرک اور دوسرا ساکن ہو۔ جیسے قم۔ دوسرے ٹکڑا ایسا جس میں پہلا اور دوسرا متھرک اور تیسرا ساکن ہو۔ جیسے فقم۔ تیسرا ٹکڑا ایسا جس میں پہلا دوسرا تیسرا حرف متھرک اور چوتھا ساکن ہو۔ جیسے کرماء گو یا پہلا ٹکڑا دوحر فی۔ دوسرا سہ حرف فی تیسرا چہار حرفی ہے۔ ان تین ٹکڑوں سے تمام بھروں کا دزن ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے تو اس اصول کو ایسا مقبول قرار دیا ہے کہ وہ عرض کے تمام افاعیل کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن میں نے اس طریقہ میں عملی طور پر کچھ دقتیں محسوس کیں اور ان دقتوں کے علاوہ لفظ اب لفظ تقطیع کرنے میں قدیم افاعیل کی طرح روانی نہیں پیدا ہوتی مثلاً
 دلِ ناشکیب سے درگزد کفر بخوردہ یار بہ

اس صریح کی تقطیع قدیم طریقہ سے باسانی اس طرح ہو جائے گی کہ دل نا شکے متفاصلن بے سے درگزد متفاصلن کفر بخورد متفاصلن رہ یار ہے متفاصلن۔ لیکن ان سے تقطیع افاعیل سے اس طرح تقطیع کیجا یا گی کہ «دل ناکرماء شکے نعمب سے درگزد رفقہ کر فرم کر بخوردہ یا کرماء ہے فقم۔ اب خالہ سر ہے کہ متفاصلن کی طرح کرماء اور نعمب میں روانی نہیں۔

لیکن دزن سے کافیں کو استشنا کرنے کے لئے یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ پس میں تمام بھروں کا دزن ان سے تقطیع اوزان کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ تاکہ آپ کو دزن کی عادت ہوا در آپ کی قوت سامنہ مشنح عامل کر سکے۔

(۱) یار کا جو روستم دیکھئے کب تک رہے
 فرم کرماء فهم قم کرماء فرم فتم

(۲) خرد دخال کو دخل ہے نہ قیاس دوہم کو باہر ہے

- کرما فقم کرما فقم کرما فقم کرما فقم
 جگر کو دیکھئے کب تک میر ہو جگر ہونا ۱۳۰
- فقم قم فقم قم فقم قم فقم فقم قم قم
 جو نم طرب فراہمیں تو عیش روزگار کیا ۱۳۱
- فقم فقم فقم فقم فقم فقم فقم
 جو بان سے درگزدے وہ چاہے سو کرگزدے ۱۳۲
- فرم فرم کرما قم کرما فرم فرم کرما فرم کرما
 شنے درد دیوار سے افنا نہ کسی کا ۱۳۳
- فرم فرم کرما فرم کرما فرم کرما فرم کرما
 ہوئے جس کے لئے برباد انسوس ۱۳۴
- فقم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
 ہر شاخ میں ہے شگونہ کاری ۱۳۵
- قم قم کرما فقم فقم فرم
 پھر جوں ذوق طلب کا احساس یعنے لگا ۱۳۶
- قم فقم قم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
 ہمیں تیری دل ربانی کے فسیب پادائے ۱۳۷
- کرما فقم فرم فرم کرما فرم فرم فرم
 اب نہ وہ میں ہوں نہ ساتی نہ دھرے نہ خمار ۱۳۸
- قم فقم قم کرما فرم کرما فرم کرما
 جس کو معلوم ہے انجام بہار ۱۳۹
- قم فقم فرم کرما فرم
 قم فرم کرما فرم ۱۴۰

- ساغر ہیں مینا ہیں سیکش ہیں ساقی ہیں — ۱۱۳
 قم قم قسم قم قم قسم قم قم قم قم قم قم —
 صبح ہوتی تو کیا ہوا ہے دی مسرا اختری — ۱۱۴
 قم کرما فقم قرم کرم افقم فقم قرم —
 اس غم کدھ میں یارب میں کس سے دل لگادن — ۱۱۵
 قم قم قرم قرم قم قم قرم قرم قرم قرم —
 شام سحر میں پلے برعنا بیان نہیں — ۱۱۶
 قم قم قرم قرم قرم قرم قرم قرم قرم —
 پاپا جو شہزادہ نے اس دم دہاں — ۱۱۷
 قم کرم افسم کرم اتم فقم —
 میں سمجھتا ہوں اس کاروئے سخن — ۱۱۸
 قم فقم فقم فقم فقم فقم کرم —
 دفور فرم سے شب غم یہ حال ہونگا — ۱۱۹
 فقم فرم کرم افسم فرم فرم فرم کرم —
 مری آہ کا تم اثر دیکھ لینا — ۱۲۰
 فرم قم فرم قم فرم قرم فرم قرم —
 دلا سامنہ را بلا ہو گیا — ۱۲۱
 فرم قم فرم قم فرم فرم فرم —
 کس قبامت کی بیفاری ہے شام ہی سے دل حزب کو — ۱۲۲
 فرم فرم فرم فرم فرم قم فرم فرم فرم فرم فرم —
 اول فنا ہے آخر فنا ہے — ۱۲۳

تہم قم فقم قم قم فتم

— ۲۷۱ —
نَخْدَاهُي مَلَانَهُ وَصَالَ صَنْمَهُ إِدْهَرَكَهُ بُوَيَّهُ نَأْدَهَرَكَهُ بُوَيَّهُ
کَرْمَا کَرْمَا کَرْمَا کَرْمَا کَرْمَا کَرْمَا کَرْمَا کَرْمَا

(۲۵) — باطن تو ہے ظاہر تو ہے اول تو ہے آخر تو ہے
 قم قم

واقعیت عروض کے بغیر شاعری

اگر مذکورہ بالا صورتوں سے بھی آپ کا دل گھبرائے یا پہ آسان باتیں بھی آپ کی
سبجہ میں نہ ایسیں تو پھر سب کچھ چھوڑ کر آپ ایک طرفیہ پر عمل کریں اور وہ یہ ہے کہ اپنے کا نوں
کو وزن معلوم کرنے کا خوگر نہیں آپ اس سے بحث نہ کیجئے کہ کسی شعر کی بحسر کیا ہے فتن
کیا ہے اور نہ عرض کی داقفیت سے سرد کار رکھئے۔ صرف اتنی فوت تمیز سپا اکر لیجئے
کہ ایک وزن کو دوسرے وزن سے جدا کر سکیں۔ بیس نے اس کتاب میں صرف پھیس
وزن لکھے ہیں اور عام طور پر یہی وزن نظموں اور غزلوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔
چند بھریں اور چند وزن ان کے علاوہ بھی ہیں لیکن وہ عام استعمال میں نہیں آتے،
اس لئے میں نے آپ کی پر اگنڈہ خاطری کا خیال کر کے انکو اس جگہ قلمبند نہیں کیا۔

اب میں زیل میں بچپیں صرے لکھتا ہوں۔ آپ کے سامنے جو غزل آئے اس کا
ابک صرے لے کر اندازہ کبھی کہ ان بچپیں صرے عوں میں سے کون صرے اس کے
مطابق ہے۔ بار بار اس طرح آزمائش کرنے سے آپ چند روز میں ہر شعر کا دلنشتخت
کرنے لگیں گے اس کے بعد اگر آپ کا جی چا ہے تو بجروں کے نام بھی یاد کر لجئے اور ایک
قابل شاعر کی طرح رفتہ رفتہ عرض کی داقفیت بھم پہونچائے۔ درہ شعر کیلئے اتنی ہمارت

بھی کافی ہے

شعر کے چھپپیں وزن

دیدہ الفہاف سے آپ زر اک بھجو

۱۱

سیری دفاد بکھٹے اپنی جفا د بکھٹے

۱۲) — کبھی ہم میں تم میں بھی جاہ نھی کبھی ہم میں تم میں بھی جاہ نھی
کبھی ہم بھی تم بھی نئے آشنا ہمہ تین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

۱۳) — نہ بھول اے آرسی گر بار کو تجھ سے محبت ہے

ہمیں کچھ اعتبر اس کا یہ منہ دیکھے کی الفت ہے

۱۴) — جو تم طبیعت فرزا ہمیں تو عیش روزگار کیا
کنارِ جزب کیا بہار لالہ زار کیا

۱۵) — نھا آفت جان اس کا انداز کا ندا رہی

ہم نج کے کہاں جلتے گر تیر خطا ہوتا

۱۶) — اک پیکر جانا نہ ہم آغوش نظر ہے

ناموس کی پرواہ ہے ناحبام کا ڈر ہے

۱۷) — کبھی جن حسرتوں کی ابتدائی

ابان کی انتہا ہے اور میں ہوں

۱۸) — پھونوں میں اگر ہے بومتہاری

کانٹوں میں بھی ہو گئی خومتہاری

سب کہاں کچھ لالہ دل میں غایاں ہو گئیں

۱۹) — خاک میں کیا صورتیں ہو گئی کہ پہاں ہو گئیں

یہ نہ کھی ہماری فہمت کو وصال یا رہوتا — (۱۰)

اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار رہوتا

آپ آتے نئے مگر کوئی عناگیر بھی رہتا — (۱۱)

ہونی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی رہتا

کون سنتا ہے کہاںی سیری — (۱۲)

اور چھر دہ بھی زہانی سیری

ا شب بیاتا در حمین سازیم پر چبسا نہ را — (۱۳)

تو شمع دُکل را داغ کن من لمبل و پروا نہ را

غنجہ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں — (۱۴)

بوسہ کو پوچھتا ہوں میں منہ سے بجھے تباکہ پوں

آئے ہو جب بڑا کے دل کی لگن گئے ہو — (۱۵)

جب سوز دل کہا ہے نم آگ بن گئے ہو

محسہ مہنس ہے تو ہی نواب ائے راز کا — (۱۶)

یاں درنہ جو جباب ہے پردہ ہے ساز کا

باز ہوائے چمنخ آر نوست — (۱۷)

جلوہ سر دہ بمنخ آر نوست

ابن مریم ہوا کرے کوئی

سیرے دکھ کی ددا کرے کوئی

ضرور یہ لب علیم کوئی نسوں گرہتے

کہ تیری بزم سے اتحنا محصال ہوتا ہے

سٹے نامیوں کے نشان کبے کبے

زیں کھا گئی آسمان کبے کے
کریبا بخت ائے برحال ما
کہ ہنم اسپر کنہ ہوا

(۲۱)

(۲۲) — تمہیں بے جانا تو جاؤ جاؤ بنا کے باتیں نہ جی جسلا و
ہم سے اب پوچھنا ہی کیا ہے کہ آپ کیونکر لبر کر رینگے
 مجرد ح دل ہے زخمی جسگر ہے

(۲۳)

(۲۴) — ظفراس کون جانے اہل خرد گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جھے عیش میں یاد خدا نہ رہی جے طیش میں خوف خدا نہ رہا

(۲۵) — پتہ پتہ بوٹا یوں حال ہمارا حب اسے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باع تو سارا جانے ہو

ردیف اور قافیہ

اب میں چند باتیں ردیف اور قافیہ کے متعلق بیان کرنا ہوں۔ لیکن یہ شاہد مقصود بھی نہ انس اور قیل اصلاحوں کے جمادات میں مخفی ہے میں حتی المقدور کوشش کر دیں گا کہ یہ ڈراینی اصطلاحیں آپ کے سامنے نہ آئیں اور کام بن جائے۔

(۱) قافیہ کے آخر میں ایک اصلی حرفاً ہوتا ہے جس پر قافیہ کا ذار و مدار ہے۔ جسے گزار اور بہار میں در، اس آخری اور اصلی حرفاً کو روایت کہتے ہیں۔ اس حرفاً کو صلی ہونا چاہئے۔ جسے دبیا۔ صحرا میں الف اصلی ہے اور دانا اور بینا میں الف دصلی ہے اگر حصہ قافیہ اصلی روایت کے ہوں تو ایک دو قافیہ دصلی روایت کے بھی، بنه جانے ہیں۔ لیکن

اب قافیہ و صلی کے ہوں تو کام نہیں چل سکتا۔ جیسے جلی خپٹی سخنی۔ اصلی قافیوں کے ساتھ بھی۔ کمی۔ زری میں سے کوئی صلی قافیہ آجائے تو مصالعہ نہیں۔ لیکن مطلع میں دو صلی قافیہ لانا مثلاً دانا دینا اور لکھنا۔ دیکھنا کو لکھنا جائز نہیں۔

اگر قافیہ طورِ حور ہے تو اور طور اس کا قافیہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نور۔ دو اس کا قافیہ ہو گا۔ حتیٰ المقدار محبول اور معروف کا بھی امیاز رکھنا چاہئے۔ یعنی حور کا قافیہ نور۔ نور نہیں لانا چاہئے۔ اسی طرح تیر۔ پیروز۔ پیر۔ کافافیہ سیر خیر اور زیر۔ دیر نہیں ہونا چاہئے۔

تخت کا قافیہ بخت اور سخت یا کوئی ایسا ہی نقطہ جس میں تَ سے پہلے خاتمی ہو اور خ سے پہلے جو حرفاً ہو اس کو زبر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح درست کا قافیہ پست۔ اور دشت کا قافیہ گشت ہو سکتا ہے۔

قابضہ کی خوبی یہ ہے کہ ایک قافیہ کے حروف دوسرے قافیہ میں زیادہ سے زیادہ پائے جائیں مثلاً جاہل کا قافیہ باطل بھی ہے لیکن کاہل اور ساہل زیادہ خوب ہیں، دادر کا قافیہ اکثر اور بہتر بھی ہے لیکن یاد را اور خادر زیادہ خوب ہے، شر کا قافیہ گریا گریا۔ اور خیر کا قافیہ زیر۔ نور کا قافیہ غور زشت کا قافیہ گشت۔ کابل کا قافیہ بارل یا کابل۔ بحر کا قافیہ شہر۔ دھی کا قافیہ نہی۔ گشت کا قافیہ مُشت۔ درست کا قافیہ سُست۔ صباح کا قافیہ سپاہ۔ بنادٹ کا قافیہ لطافت کبھی نہ لاؤ۔ نیکو تر۔ زیبات اور سُگنر۔ چفانگر۔ اوسماں۔ عورتیں۔ اور کھانا۔ کھونا۔ اندیواراں۔ دکستار۔ وغیرہ قافیتے قابلِ اجتناب ہیں۔

مشن۔ تجہیز۔ اور دوسری کتابوں کے مطالعہ سے آپکو قافیہ کے متعلق پوری معلومات حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن کہ اس عدالت اختصار کے ساتھ باتیں بتانی لگی ہیں۔ ردِ بیعت اس لفظ کو کہتے ہیں جو قافیہ کے بعد ہر شعر میں آتا ہے۔ مثلاً

۶۔ محرم نہیں ہے تو ہی نواہاے راز کا۔ میں "راز" قافیہ ہے اور "کا" ردیف ہے۔
 ۷۔ جگر کو دیکھنے کے لئے میسر ہو گبر ہونا۔ میں "و گبر" قافیہ ہے اور وہ ہونا، ردیف ہے۔
 ۸۔ روزگرتے ہو بہانے نہیں ہم جانتے ہیں۔ میں "بہانے"، قافیہ ہی نہیں ہم جانتی ہیں، ردیف کے کبھی ردیف اس نئے بھی بڑی ہوتی ہے۔ غزوں میں بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ ردیف نہ ہو۔
 فصل امداد۔ ترکیب بنداد مددس وغیرہ میں بھی ردیف ہوتی ہے۔

شعر کس طرح کھینچیں

جب آپکو نیال الجملہ و نلن کا اندازہ ہو جائے اور آپ لفظ کی مشق بہم پہنچا لیں اور دل میں شعر کہنے کی امنگ پیدا ہو تو اپنے لئے کسی آسان بھر میں ایک آسان سامصرع طرح تجویز کریجئے اور محنت و توہہ کہبا تھ اس پر طبع آزمائی فرمائے۔ طبع آزمائی کے لئے ذیل کا طریقہ اختیار کریجئے، مثلاً آپ اس طرح اشاعت کر لیں۔
 اگر مجھ پر فضل خدا ہو گیا
 چاہتے ہیں۔

اس مصروع طرح میں "ہو گیا" ردیف ہے یعنی اس لفظ کو مرثیہ میں آنا ہو چکا، قافیہ ہے۔ پس پہلے آپ خدا کے قافیے سوچ لیجئے یا ایک کاغذ پر لکھ لیجئے۔ جب بہت سی قافیے آپ لکھ لیں تو ان میں سے دس گیارہ بہترین قافیے انتخاب کر لیجئے اور کھران میں سے ہر ایک پر طبع آزمائی کریجئے۔ مزید تحریک کے لئے ذیل کی مشق پر غور فرمائے۔

قوافی۔ خدا۔ وفا۔ حفا۔ ذرا۔ حفا۔ دعا۔ بد دعا۔ ناجدا۔ اہتا۔ ابتدا۔ آمرا۔ آشننا۔ نآشننا۔ مدعای۔ مقتضا۔ ربنا۔ کہا۔ سامنا۔ ماجرا۔ سوا۔ ما سوا۔ برا۔ بھلا۔ دلربا۔ صبا۔ ہوا۔ الیجا۔ ادا۔ کیا۔ جیا۔ دغیرہ۔

پہلیس قافیے اپنے میں سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کون سے مدعاقافیہ ہے جن کو ایک ہی شعر کے دو مصروعوں میں لکھ کر مطلع بنایا جا سکتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے ایک قافیہ کو پیش نظر کر کر ایک شعر کا مضمون سوچئے۔

مثلاً آپ نے آشنا کا قافیہ پیش نظر کہہ کر حسب ذیل مضمون سوچا۔
آشنا ہو گیا

خود فکر سے یہ مضمون ذہن میں آیا کہ دنیا کا عجیب حال ہو رہا ہے کہ آشنا نا آشنا
ہو رہا ہے۔ اخنان کو ذہن میں رکھ کر یہ مشرع موزد ہی کیا۔

کہ نا آشنا آشنا ہو گیا

اب اس مشرع کو پیش نظر کہہ کر تمام توافق پر غور کیا۔ آخر دل نے فتحیلہ کیا کہ دنیا کیا ہو گیا
سے مضمون درست ہو جا بیگنا۔ پس اس ترتیب کے ساتھ دماغ کام کرنے لگا۔

کیا ہو گیا

دنیا کو کیا ہو گیا

خدا جانے دنیا کو کیا ہو گیا

اب مطلع اس طرح تیار ہوا کہ

خدا جانے دنیا کو کیا ہو گیا کہ نا آشنا آشنا ہو گیا

دوسرا مشرع کو یوں ہونا چاہئے تھا کہ آشنا نا آشنا ہو گیا۔ لیکن جو نکلہ بہت صفائی
سے مشرع موزد ہو گیا ہے۔ اس لئے اتنی تقدیم و تاخیر میں کچھ مضاف القہ نہیں۔

مطلع سے فرصت پا کر اب ایک اور قافیہ لیکر طبع آزمائی شروع کی مثلاً "سامنا"
سامنا ہو گیا۔

سر طور پر سامنا ہو گیا

اب دوسرا مشرع کی تلاش ہوئی جس میں ایسا مضمون ہو جو اس مشرع کی ساتھ
پیوست ہو جائے۔ کیونکہ طور کی طرح ازل میں بھی جلوہ پاشی ہو چکی ہے لہذا ازل کی طرف
ذہن منتقل ہوا اور خود فکر کے بعد یہ مشرع زبان پر آیا۔

ازل کی ادائیں بھی یاد تھیں

پس ایک شعر مکمل ہو گیا۔

ازل کی ادائیں بھی یاد تھیں

سر طور پر سامنا ہو گیا۔

اس کے بعد ایک اوقافیہ طبع آزمائی کے لئے تجویز کیا۔ مثلاً ”اد کیا“،

کیا ہو گیا

مرے دل کو کیا ہو گیا

یکا یک مرے دل کو کیا ہو گیا

اپ پہنچے صفر کی تلاش ہوئی۔ غور و فکر کے بعد یہ مضمون ذہن میں آپا کہ محبوب کی انگلھ دیکھ کر دل کی یہ حالت ہو گئی۔ در نہ اس سے پہنچے کوئی شکایت نہ تھی۔ لیکن اتنا مضمون ایک چھوٹے سے صفر میں نہیں آ سکتا۔ پس ا سے بڑی کوشش سے مختصر کر کے اس طرح ادا کیا۔

ابھی تو میں اچھا تھا اے چشم یار

اب شعر مکمل ہو گیا۔

ابھی تو میں اچھا تھا اے چشم یار

یکا یک مرے دل کو کیا ہو گیا۔

اب اس کے بعد وہ ملا، کافی نظر کر کر غور کیا اور حسب فیل شعصورت پذیر ہوا۔

بلا ہو گیا

اس برا برا ہو گیا

کہ میں خود اس برا برا ہو گیا

اب دوسرا صفر اس طرح تجویز کیا کہ دو نہیں اسکی زلفوں کا مطلق قصو، پس شعر مکمل ہو گیا۔

نہیں اس کی زلفوں کا مطلق قصو، کہ میں خود اس برا برا ہو گیا

چار شعر لکھ لینے کے بعد مقطع کی فکر ہوئی۔ فرض کیجئے کہ شاعر کا تخلص ہم تنا ہے۔ پس

مقطع کے لئے ایک قافیہ تجویز کیا گیا۔ مثلاً ”دو دفا“،

دفا ہو گیا

اگر اس کا وعدہ دفا ہو گیا

چونکہ معموق کا وعدہ عموماً فردائے قیامت سے ذاتیت ہوتا ہے اس لئے قیامت کی طرف ذہن منتقل ہوا اور یہ صریح مونوں ہو گیا۔ نمایا قیامت کی ہو گی خوشی۔

اب مقطع مکمل ہو گیا۔

تمَّنا قیامت کی ہو گی خوشی اگر اس کا وعدہ دفا ہو گیا

ایک صاحب مبتدیوں کو مشق سخن کی پند بیر تیار ہے ہیں کہ جب کسی قدر تفیطع کرنا آجائے تو شعر کو موزوں پڑھنے کی کوشش کر دو۔ موزوں پڑھنے کا یہ قاعدہ ہے کہ شعر کے حصہ فائم کرنے جائیں۔ مثلاً اسے

وہ سر ہے نہ سودا ہے وہ دل ہے نہ حضرت ہے

خاموشی کا عالم ہے ما بوسی کی حالت ہے

اس شعر کو حسب ذبل طریقہ سے منفتح کر کے پڑھنا چاہئے۔

وہ سر ہے نہ سودا ہے وہ دل ہے نہ حضرت ہے

خاموشی کا عالم ہے ما بوسی کی حالت ہے

جب شعر کو موزوں پڑھنا آجائے تو کسی مشہور استاد کا دیوان لے کر اور کوئی آسان غزل انتخاب کر کے غزل کے پہلے صریح پڑھنے سے پیشہ ایک کاغذ سے چھپا دیجئے اس کے بعد غزل کے ہر صریح پر صریح لگاتے۔ جب پوری غزل پر صریح لگ چکیں تو کاغذ ٹباکر دیکھئے کہ آپ کے اور استاد کے صریحوں میں کیا فرق ہے۔

مشق کا یہ سالہ چند ماہ تک جاری رکھئے۔ جب اس طریقہ سے خاطروں کا میباہی ہونے لگے تو ذاتی طور پر شعر کہنا شروع کیجئے ہے۔

نہ سودا



تہجی

مسلمانوں کو ترقی کی عملی تدارک برقرار رکھنے والا ماہانہ رسالہ

(مولانا سید نبوہ احمد صاحب شاہ جہانپوری کی ایڈٹری ہیں)

ہر مہینے حرب فیل مضاہین شام ہوتے ہیں

سقوط ۱۲۰۰۔ تربیت اولاد کے متعلق مضاہین۔

صفحہ ۱۔ عبد دعسوو۔

۲۔ تفسیر قرآن مجید۔

۳۔ حقایق و معارف۔

۴۔ تجارت ہیں کیونکر کامیابی حاصل کیجاے۔

۵۔ نسب۔ اخلاق اور تصوف کمیتعلمن

ولنشیں مضاہین۔

۶۔ ۱۹۔ آدمی بہانے کے وسائل۔

صفحہ ۶۔ سرور عالم کی معاشرت۔

۷۔ ۲۱۔ خیالات و مشاہدات۔

۸۔ ۲۳۔ ناظرین کو مشورے۔

۸۔ ۲۴۔ ناظرین کو مشورے۔

۹۔ ادبیات اللہ کی معاشرت۔

۹۔ ۲۵۔ دچپا پوئی مضاہین نظم دشرا

۱۰۔ اجابت اقرباء کے متعلق مضاہین۔

۱۰۔ ۲۶۔ میاں بیوی کے متعلق مضاہین۔

۱۱۔ ۲۷۔ میاں بیوی کے متعلق مضاہین۔

با انکل ممکن ہے کہ اس سال کا کوئی مضمون آپ کی زندگی میں خونگوار انقلاب پیا کر دے

ہفت رنگ خوشناہ ایشیل پر روضۃ النبی کا فوٹو

قیمت سالانہ دور دپے (۲۰۰۰)

المشہور رسالہ جلی دہلی
میونج رسالہ جلی دہلی